سبق:۹

منصرف اور غیر منصرف کا بیان

اس اعتبار سے اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: ا۔منصرف ۲۔غیر منصرف

منصرف

وہ اسم معرب ہے، جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے نہ تو دو سبب پائے جائیں اور نہ ہی ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو، اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین آتی ہے۔ جیسے کَلْبٌ، بَکْرٌ، شَجَرٌ

اس کے اعراب کی مختلف صورتیں پچھلے سبق میں بیان ہو چکی ہیں مثلاً:

هٰذَا قَلَمٌ اَخَذْتُ قَلَمًا کَتَبْتُ بِقَلَمٍ

ان مثالوں میں قَلَمٌ اسم منصرف ہے۔

غیر منصرف

وہ اسم معرب ہے، جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے یا تو دو سبب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو اور اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی بلکہ کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے، جیسے:

هٰذَا اَحْمَدُ رَأَيْتُ اَحْمَدَ نَظَرْتُ اِلٰى اَحْمَدَ

نوٹ: غیر منصرف کے آخر میں ویسے تو کسرہ نہیں آتا مگر دو صورتوں میں کسرہ آ جاتا ہے:

ا۔ جب وہ دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ذَهَبْتُ اِلٰى مَسَاجِدِكُمْ،

۲۔ جب اس پر الف لام آ جائے۔ جیسے صَلَّيْنَا فِي الْمَسَاجِدِ

ان مثالوں میں اَلْمَسَاجِد غیر منصرف ہے، جس کے آخر میں کسرہ آیا ہے۔

منع صرف کے اسباب

غیر منصرف کے نو اسباب یہ ہیں: ا۔عدل ۲۔وصف ۳۔تانیث

۴۔معرفہ ۵۔عجمہ ۶۔ترکیب ۷۔جمع ۸۔الف نون زائدتان

۹۔وزن فعل

ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

عدل: عدل کے لغوی معنیٰ پھیرنا ہے اور اصطلاح میں اسم کے صیغہ سے بغیر کسی قاعدۂ صرفی کے، دوسرا صیغہ بنانے کو عدل کہتے ہیں، جو صیغہ نیا بنتا ہے اسے معدول اور جس صیغہ سے اسے بنایا جائے اسے معدول عنہ کہتے ہیں، معدول کو ہی مجازاً عدل کہہ دیتے ہیں۔

عدل کی دو قسمیں ہیں: ۱۔عدل تحقیقی ۲۔عدل تقدیری

عدل تحقیقی: وہ عدل ہے کہ غیر منصرف ہونے کے علاوہ بھی اسم کے اصل صیغہ سے معدول ہونے کی دلیل موجود ہو جیسے ثُلٰثُ، مَثْلَثُ۔ ہر ایک کا معنی ہے تین تین [1]۔

عدل تقدیری: وہ عدل ہے کہ غیر منصرف ہونے کے علاوہ اسم کے اصلی صیغہ سے معدول ہونے کی دلیل موجود نہ ہو۔ جیسے عُمَرُ، زُفَرُ، اہل عرب انہیں غیر منصرف استعمال کرتے ہیں اور ان میں سوائے علمیت کے غیر منصرف ہونے کا کوئی دوسرا سبب نہیں پایا جاتا۔ اس لئے یہ فرض کرلیا گیا کہ یہ عَامِرٌ اور زَافِرٌ سے معدول ہیں [2]۔

---

[1] قیاس تو یہ تھا کہ ان کا معنیٰ صرف "تین" ہوتا۔ کیونکہ معنی کا تکرار لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے اور لفظ کے تکرار کے بغیر معنیٰ کا تکرار ممکن نہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ الفاظ ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ سے نکلے ہیں اور ایک سے لے کر دس تک کے اسماء اعداد جب فُعَالُ اور مَفْعَلُ کے وزن پر معدول ہوں تو غیر منصرف ہی ہوتے ہیں۔ جیسے اُحَادُ، مَوْحَدُ، رُبَاعُ، عُشَارُ

[2] عدل کے چھ وزن ہیں، جو اس شعر میں مذکور ہیں:

عدل را بتمامی توشش شمر مَفْعَلُ، فُعَلُ مِثْلُهُمَا مَثْلَثُ عُمَر

فعل ست ہمچوں اَمس فعال ست چوں ثلاث دیگر فعال داں چو قطام☆ فعل سحر☆

☆ امس اور قطام مبنی ہیں۔

☆ سحر کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس سے معین دن کا وقت مراد ہو ورنہ یہ منصرف ہوگا۔ جیسے نَجَّیْنٰا هُمْ بِسَحَرٍ

وصف: وصف کا لغوی معنیٰ کسی ایسی ذات پر دلالت کرنا ہے جس میں صفت کے معنیٰ پائے جائیں۔ مگر غیر منصرف ہونے کے لئے اس سے مراد وہ اسم ہے جو اصل میں وصفی معنیٰ کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے اَحْمَرُ (سرخ رنگ کا مرد)، اَسْوَدُ (سیاہ رنگ کا مرد).........ان میں دوسرا سبب وزن فعل ہے۔

تانیث: وہ اسم ہے، جس میں تانیث کی علامت ظاہر ہو۔ جیسے مُسْلِمَةٌ یا مونث معنوی، ہو جیسے شَمْسٌ (سورج)

اسم ثانیث کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ:

۱۔ وہ کسی کا علم ہو اور اس کے آخر میں ۃ ہو۔ جیسے طَلْحَةُ، مَكَّةُ، عَائِشَةُ

۲۔ علم ہو، مونث معنوی ہو، کلمہ تین حروف سے زائد ہو۔ جیسے زَيْنَبُ

۳۔ ثلاثی ہو اور درمیانی حرف متحرک ہو۔ جیسے سَقَرُ (جہنم)

۴۔ ثلاثی ہو، مؤنث کا عربی علم ہو تو اسے منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جیسے دَعْدٌ دَعْدُ هِنْدٌ هِنْدُ

نوٹ: ہر وہ اسم، جس کے آخر میں تانیث کی علامت الف مقصورہ یا الف ممدودہ ہو، وہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ جیسے حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، اَفْعٰى، حُبْلٰى

تانیث بالالف دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

معرفہ: وہ اسم ہے، جو کسی کا علم ہو۔ جیسے سُعَادُ، زَيْنَبُ، اس میں دوسرا سبب تانیث ہے۔

عجمہ: وہ اسم ہے، جو عربی کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط ہے کہ:

۱۔ حروف تین سے زائد ہوں۔ جیسے اِبْرَاهِيْمُ، اِسْمٰعِيْلُ وغیرہ

۲۔ ثلاثی ہو، لیکن درمیانی حرف متحرک ہو۔ جیسے شَتَرُ (قلعہ کا نام)

۳۔ ثلاثی اور مذکر کا علم ہو اور درمیانی حرف ساکن ہو تو وہ منصرف ہوگا جیسے لُوْطٌ نُوْحٌ

۴۔ ثلاثی ہو، عجمی ہو، مونث کا علم ہو اور درمیانی حرف ساکن ہو تو اسے غیر منصرف پڑھنا واجب ہے۔ جیسے مَاهُ و جُوْرُ (پانی کے نام)۔ ان تمام میں ایک سبب علمیت اور دوسرا عجمہ ہے۔

ترکیب: وہ دو کلمات، جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو کر علم بن جائیں۔ جیسے
بَعْلَبَكُّ، حَضَرَ مَوْتُ، مَعْدِيْكَرَبُ

بشرطیکہ اس کے آخر میں وَيْهِ کا کلمہ نہ ہو، اس میں دوسرا سبب علمیت ہے۔

جمع منتہی الجموع: وہ جمع ہے، جس کی آگے جمع نہ بن سکے، اس کے پہلے دو حرف مفتوح، تیسری جگہ الف اور اس کے بعد والے حرف کے نیچے زیر ہوتی ہے۔ جیسے
مَسَاجِدُ، مَصَابِيْحُ

یہ جمع دو سببوں کے قائم مقام ہے، اگر اس جمع کے آخر میں ۃ آجائے تو یہ منصرف ہو جاتی ہے۔ جیسے فَرَازِنَةٌ، صَيَاقِلَةٌ۔ یہ دونوں علم اسم منصرف ہیں۔

وزن فعل: ہر وہ اسم ہے، جو کسی ایسے وزن پر آجائے جو صرف افعال کے ساتھ خاص ہو اور اس میں کوئی دوسرا سبب بھی پایا جائے۔ جیسے شَمَّرُ[1]، دُئِلُ[2]۔

اگر علم ایسے وزن پر آجائے جو اسماء و افعال میں مشترک ہو تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کے اول میں حروف اتین میں سے کوئی آجائے۔ جیسے
اَحْمَدُ، تَغْلِبُ، يَشْكُرُ

اگر اس کے آخر میں ۃ آجائے تو منصرف ہو جاتا ہے۔ جیسے يَعْمَلَةٌ

الف نون زائدتان: ان کی کئی صورتیں ہیں:

۱۔ جب یہ علم یا صفت کے آخر میں آجائیں۔ جیسے عُثْمَانُ، عَطْشَانُ

۲۔ ایسی صفت کے آخر میں آجائیں، جس کی مؤنث میں ۃ نہ ہو۔ جیسے جَوْعَانُ، غَضْبَانُ

۳۔ ایسی صفت کے آخر میں آجائیں، جس کی مونث ہی نہ ہو۔ جیسے رَحْمٰنُ

---

[1] گھوڑے کا نام [2] قبیلہ کا نام

اگر ایسی صفت کے آخر میں آ جائیں جس کی مونث میں ۃ آتی ہوتو وہ منصرف ہوتی ہے۔جیسے نَدْمَانٌ مونث نَدْمَانَةٌ

نوٹ: ہر وہ اسم، جس کے غیر منصرف ہونے کا دوسرا سبب علمیت ہو، اگر اسے نکرہ بنا دیا جائے تو اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین آ جاتی ہے۔ جیسے جَاءَ نِيُ طَلْحَةُ وَطَلْحَةٌ اٰخَرُ

خلاصۂ بحث

مذکورہ بالا بحث سے یہ معلوم ہوا کہ تین قسم کے اسماء غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں:

۱۔اعلام ۲۔صفات ۳۔اسماء

غیر منصرف اعلام کی صورتیں: ۱۔جب مؤنث کا علم ہو، خواہ مؤنث لفظی ہو یا مؤنث معنوی۔جیسے طَلْحَةُ، عَائِشَةُ، زَيْنَبُ

۲۔ جب عجمی ہو، ثلاثی ساکن الوسط نہ ہو۔جیسے اِسْرَائِيْلُ، مِيْكَائِيْلُ

۳۔ جب مرکب مزجی ہو اور اس کے آخر میں وَيْه کا کلمہ نہ ہو۔جیسے بعلبک

۴۔ جب اس کے آخر میں الف نون زائدتان آ جائیں۔ جیسے عَفَّانُ، نُعْمَانُ، قَحْطَانُ

۵۔ جب فعل کے وزن پر آ جائے۔جیسے يَثْرِبُ، يَعْرُبُ اور اس کے آخر میں تاء تانیث نہ ہو۔

۶۔ جب فُعَلُ کے وزن پر آ جائے اور فَاعِلٌ کے وزن سے معدول ہو۔ مُضَرُ

غیر منصرف صفات کی صورتیں: ۱۔جب صفت کا صیغہ فَعْلَان کے وزن پر ہو اور اس کی مونث میں ۃ نہ ہو جیسے سَكْرَانُ

۲۔ اَفْعَلُ کے وزن پر آ جائے اور اس کی مؤنث میں ۃ نہ ہو۔جیسے اَبْيَضُ، اَسْبَقُ

۳۔ واحد سے لے کر دس تک اسمائے اعداد فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر آ جائیں۔ جیسے اُحَادُ، مَوْحَدُ، رُبَاعُ، مَرْبَعُ

۴۔ اُخَرُ، جُمَعُ جب کہ یہ اُخْرٰی اور جُمْعٰی کی جمع ہوں۔

غیر منصرف اسماء کی صورتیں: ۱۔ وہ اسم یا صفت، جس کے آخر میں الف تانیث مقصورہ یا ممدودہ آ جائے۔ جیسے صُغْرٰی، نُعْمٰی، صَحْرَاءُ، حَمْرَاءُ

۲۔ وہ اسم، جو جمع منتہی الجموع کے وزن پر آ جائے۔ جیسے مَدَارِسُ، عَصَافِيْرُ

سوالات

۱۔ کیا غیر منصرف کے آخر میں کسرہ آ سکتا ہے؟

۲۔ عدل کے غیر منصرف ہونے کے کتنے وزن ہیں؟

۳۔ درج ذیل کلمات میں سے منصرف اور غیر منصرف الگ الگ کریں اور ان کے اسباب کی وضاحت کریں:

حَدَائِقُ اَشْجَارٌ فَيْحَاءُ لِيَفْرَبُوْل سُبَاعُ طَوَاوِيْسُ

اَرَامِلُ دَوْلَةٌ صَوَامِعُ صَلَوَاتٌ اَحَادِيْثُ نَعْسَانُ

صَدْيَانُ كُبَرُ، شَابَ قَرْنَاهَا تَاَبَّطَ شَرًّا عُمْرَوَيْهِ

عِزْرَائِيْلُ مَثْنٰى۔

۴۔ غیر منصرف صفات کی کیا شرائط ہیں؟